تاثرات

جناب ذوالفقار علی بھٹو اور ان کی حکومت نے پورے تین سال کے مختصر عرصہ میں کئی ایسے اہم اور درخشاں کام کیے ہیں جو نہ صرف پاکستان بلکہ پوری اسلامی دنیا کی ہم عصر تاریخ میں بہت نمایاں رہیں گے۔ دورِ جدید کے اہم تقاضوں سے ہم آہنگ اسلامی جمہوری دستور کے نفاذ اور بین الاسلامی اتحاد و اخوت کو فروغ دینے کی مؤثر عملی تدابیر اختیار کرنے والی اسلامی سربراہ کانفرنس کے انعقاد جیسے اہم کارناموں کے بعد اب وزیر اعظم بھٹو نے ایک ایسا وعدہ پورا کر دیا ہے جو قوم کا متفقہ مطالبہ اور اسلام اور نظریۂ پاکستان کا لازمی تقاضا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر منکرینِ ختم نبوت کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دینے کا جو فیصلہ کیا ہے اور اسے عملی شکل دینے کے لیے دستور میں جو ترمیم کی گئی ہے ہم سب اس پر بجا طور سے فخر کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اس فیصلے نے ایک ایسے خطرے کا سدِّباب کر دیا ہے جو تقریباً نوّے برس سے نہایت پریشان کن مسئلہ بنا ہوا تھا۔

ختم نبوت کا عقیدہ کوئی فروعی مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ شریعتِ اسلامی کا ایک بنیادی اصول ہے۔ اسلام کے تصورِ وحدانیت کی طرح اس کا تصورِ رسالت بھی بہت واضح، بیّن اور قطعی ہے جس میں تاویل و استدلال کی موشگافیوں اور مفروضوں کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ رسالت کے اس تصور سے انحراف کرنا شریعت و رسالت دونوں کی کاملیت سے انکار کر دینے کے مترادف ہے اور یہی سبب ہے کہ مسلمانوں نے قادیانیوں کو مسلمان تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

علامہ اقبالؒ نے ۱۹۳۶ء میں یہ مطالبہ کیا تھا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم فرقہ قرار دیا جائے۔ مگر اس وقت انگریزوں کی حکومت تھی۔ اس لیے اس مطالبہ پر کوئی توجہ نہیں کی گئی اور قادیانی اس صورتِ حال سے پورا فائدہ اٹھاتے رہے۔ قیامِ پاکستان کے بعد اس مسئلہ کو شریعت کے مطابق طے کر دینا حکومت کا ایک بنیادی فرض تھا لیکن بدقسمتی سے گزشتہ حکومتیں یہ اہم فرض ادا کرنے سے قاصر رہیں اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ مسئلہ ملک و ملت اور دین سب کے

لیے شدید خطرہ بن گیا۔ آخرکار عوامی حکومت نے قوم کے متفقہ مطالبے پر فوری توجہ کی اور اپنا دینی و ملی فرض نہایت خوبی کے ساتھ انجام دینے کا شرف حاصل کیا۔

قومی اسمبلی نے آئین میں جو ترمیم کی ہے اس کے مطابق خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہ ماننے والا یا آنحضرتؐ کے بعد نبوت کا دعوے کرنے والا یا مدعی نبوت کو نبی یا مذہبی مصلح ماننے والا مسلمان نہیں ہے۔ اور اس ضمن میں یہ تشریح بھی کر دی گئی ہے کہ جو مسلمان ختم نبوت سے کسی طرح انکار یا اس عقیدے کے خلاف تبلیغ کرے گا وہ سزا کا مستوجب ہوگا۔ اس طرح ختم نبوت کے عقیدے کا ہر طرح سے تحفظ اور امکانی خطرے کا سد باب کر دیا گیا ہے اور توقع ہے کہ دوسرے اسلامی ممالک کے لیے یہ فیصلہ فیض آفرین مثال بنے گا۔

اس فیصلے کے ساتھ ہی پاکستان کے دوسرے شہریوں کی طرح قادیانیوں کو بھی جان و مال، آزادی و عزت اور بنیادی حقوق کے مکمل تحفظ کی ضمانت دی گئی ہے۔ اور ان کو یہ اطمینان رکھنا چاہیے کہ دوسری غیر مسلم اقلیتوں کی طرح ان کے بنیادی حقوق اور جائز مفادات کا تحفظ حکومت بھی کرے گی اور مسلمان اکثریت بھی۔ کیونکہ یہ دونوں کی مشترک ذمہ داری ہے۔

حکومت نے یہ فیصلہ نہایت دور اندیشی اور دانشمندی کے ساتھ جمہوری طریقے پر کیا ہے اور اس کی وجہ سے حکومت اور جمہوری اداروں پر عوام کے اعتماد کو مزید تقویت حاصل ہوئی ہے۔ اس اہم اور جرأت مندانہ فیصلے کے بعد اب اہم ترین کام اس کے نفاذ کے لیے موثر عملی اقدامات کرنا ہے۔ تاکہ اس سے خاطر خواہ نتائج حاصل کیے جا سکیں اور ملک و ملت کے تحفظ و استحکام کو ملحوظ رکھتے ہوئے مسلم اکثریت اور غیر مسلم اقلیتوں کے جائز اور منصفانہ حقوق و مفاد کا تعین و تحفظ کر کے مختلف فرقوں میں اتحاد و اتفاق کو فروغ دیا جائے۔

(رزاقی)

جناب جسٹس ایس۔ اے۔ رحمٰن

میرا وطن

بے مثل زمانے میں مرا پاک وطن ہے
ظلماتِ جہاں تاز میں ایماں کی کرن ہے
یہ جنتِ ارضی ہے، مرا باغِ عدن ہے
یہ تن ہے مرا، من ہے مرا، یہ مرا دھن ہے
یہ میرا وطن، میرا وطن، میرا وطن ہے ——— یہ میرا وطن ہے!

دیکھا تھا جو اقبال نے اس خواب کی تعبیر
یہ قائدِ اعظم کی تمناؤں کی تصویر
کربِ دلِ مسلم کے تقاضاؤں کی تفسیر
تدبیر سے مومن کی بنی پھر نئی تقدیر
یہ میرا وطن، میرا وطن، میرا وطن ہے ——— یہ میرا وطن ہے!

میں اس کا امیں یہ مرے دیں کی ہے امانت
ہو گی نہ کبھی مجھ سے امانت میں خیانت
ہیں جان و جگر اس کی صیانت کی ضمانت
دشمن ہے مرا، جو بھی کرے اس کی اہانت
یہ میرا وطن، میرا وطن، میرا وطن ہے ——— یہ میرا وطن ہے!

طالب ہے وطن میرا، محبت کی فضا ہو
پھیلی ہوئی ہر سر پہ اخوت کی ردا ہو
جو ایک کے دل میں ہو، وہی سب کی صدا ہو
محنت ہو، دیانت ہو، زباں وقفِ دعا ہو
یہ میرا وطن، میرا وطن، میرا وطن ہے ——— یہ میرا وطن ہے!